آپ یہ کوشش کیوں نہیں کرتے کہ بزور شمشیر حکومت بڑے لوگوں سے چھین کر نیک لوگوں کے حوالے کر دیں۔ یا عوام کو ڈنڈے کے زور سے ٹھیک کر دیں۔

۱۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس آزمایش کے لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے ارادہ سے صحیح راہ اختیار کرے۔ اس لیے ڈنڈے سے سمجھانے کا فلسفہ دین میں کوئی مقام نہیں رکھتا۔ ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہدایت خلق کے لیے انبیا و رسل نہیں، جنرل اور فیلڈ مارشل مبعوث کرتا۔

۲۔ شمشیر کے ذریعہ انقلاب لانے کے لیے کچھ شرعی شرائط ہیں۔ جب تک وہ پوری نہ ہوں، اس کے استعمال کی گنجایش نہیں۔ مقصد ایک فاسد نظام کو نظامِ حق سے بدلنا ہے نہ کہ فساد میں اضافہ اور خون ریزی۔

شمشیر کون چلائے گا، اور چلانے والوں کا حامی و مددگار کون ہو گا؟ وہی عوام جو آپ کی رائے میں خود اپنی اصلاح کے لیے ڈنڈے کے محتاج ہیں؟

۱۔ جماعت اسلامی الیکشن میں حصہ لیتی ہے، اس طریقِ کار کے حق میں آپ کیا دلائل دیں گے۔ دوسرے طریقے جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد پیش کرتے ہیں، ان پر آپ کا کیا تجزیہ ہے۔

۲۔ الیکشن پر لگنے والی رقم دعوتی کام اور لٹریچر کی تقسیم پر لگائی جائے تو کیا بہتر نہ ہو گا۔

۳۔ مولانا مودودیؒ نے کہا تھا کہ بنیادی نظام جب تک نہ ہو گا، الیکشن سے فائدہ نہ ہو گا۔ کیا یہ نظام اب ہے جو جماعت الیکشن میں حصہ لیتی ہے۔

۴۔ جماعت کبھی سیکولر جماعتوں سے اتحاد کر لیتی ہے، اور کبھی نہیں کرتی۔ کبھی عورت (فاطمہ جناح) کا ساتھ دیتی ہے، کبھی اس کی حکمرانی کا عدم جواز پیش کرتی ہے۔ سیاسی روش میں یکسانیت نہیں پائی جاتی؟

۵۔ جماعت کا دعوتی پہلو کمزور محسوس ہوتا ہے، دعوت پہنچانے کی کوئی کوشش نظر نہیں آتی۔

۱۔ الیکشن میں حصہ لینا مستقل طریقِ کار نہیں، ایک تدبیر اور حکمتِ عملی ہے۔ طریقِ کار تو ایک ہی ہے، جس کی طرف قرآن مجید نے رہنمائی فرمائی ہے اور جسے انبیا کا طریقِ کار کہا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ دعوت و تبلیغ کے ذریعہ انسانوں کو بدلا جائے۔ اور انسانوں کو مجتمع کر کے، ان کو قوت بنا کے، ان کے ذریعے زمامِ کار، نظام اور معاشرہ کو بدلا جائے، تاکہ اللہ کا کلمہ غالب ہو اور اس کا دین قائم ہو۔ دعوت و تبلیغ کے طریقے و تدابیر اور حکمتِ عملی کی صورتیں حالات کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں، اور زمامِ کار اور نظام بدلنے کی تدابیر و حکمت عملی بھی۔ میرا خیال ہے کہ اس بنیاد پر سب کو اتفاق ہو گا، خواہ کوئی انتخابات میں